Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۹ صفر ۱۳۹۳ھ ۱۵ امان ۱۳۵۲ ہش ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۵۹

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم زکام کی تکلیف ابھی باقی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل شفاء عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ۔ ۱۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت تاحال کمر درد اور چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں

ربوہ۔ ۱۴ امان۔ محترم سید داؤد احمد صاحب تاحال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

اب طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی طبیعت ایک عرصہ سے تبخیر معدہ کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

اجتماع انصار اللہ ضلع ساہیوال

مجالس انصار اللہ ضلع ساہیوال کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۸ امان / مارچ بروز اتوار بمقام چک ۶/۱۱.ایل منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز کی طرف سے بھی نمائندگان تشریف لے جائینگے انشاء اللہ۔ ضلع ساہیوال کی مجالس کے ارکان کو چاہیئے کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

یوم مسیح موعودؑ

۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ ہر سال "یوم مسیح موعودؑ" مناتی چلی آئی ہے۔ احباب جماعت اس دن اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں اور اس دن کے شایانِ شان جلسے کرکے رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائے۔ جن جماعتوں کو اتوار کو جلسہ کرنے میں سہولت ہو، وہ اٹھارہ یا پچیس ۲۵ مارچ کو جلسہ کر سکتی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین کی غمخواری ایسی چیز ہے، جو سکرات الموت میں انسان کو سرخرو رکھتی ہے

زندگی کا کچھ بھی اعتبار نہیں اسلئے جو وقت بھی تمہیں دیا گیا ہے اسکی قدر کرو!

"ہمارے دوست دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کے ساتھ ہم کو کوئی حجاب نہیں۔ اور دوسرے وہ جن کو ہم سے حجاب ہے۔ اس لئے اُن کے دل کا اثر ہم پر پڑتا ہے اور ہم کو اُن سے حجاب رہتا ہے۔ ... ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے وہ دوست جن کو ہم سے کچھ حجاب نہیں رہا۔ وہ ہمارے پاس رہیں کیونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ ہم سب کے سب عمر کی ایک تیز رفتار گاڑی پر سوار ہیں اور مختلف مقامات کے ٹکٹ ہمارے پاس ہیں۔ کوئی دس۱۰ برس کی منزل پر اُتر جاتا ہے۔ کوئی بیس۲۰۔ کوئی تیس۳۰ اور بہت ہی کم اسّی برس کی منزل پر، جبکہ یہ حال ہے تو پھر کیا بدنصیب وہ انسان ہے کہ وہ اُس وقت کی جو اُس کو دیا گیا ہے کچھ قدر نہ کرے، اور اُس کو ضائع کر دے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

"کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دورانِ خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مر جاتے ہیں۔ ... غرض موت کے آجانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں کہ کس وقت آجاوے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہو۔ دین کی غمخواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سُرخرو رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ ساعت سے مُراد قیامت بھی ہوگی۔ ہم کو اس سے انکار نہیں۔ مگر اِس میں سکرات الموت ہی مُراد ہے۔ کیونکہ انقطاعِ تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یک دفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجیب قسم کا زلزلہ اُس پر طاری ہوتا ہے، گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے۔ اِسلئے انسان کی تمامتر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے۔ اور دُنیا اور اسکی چیزیں اسکی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اِس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اُسکی تکلیف کا موجب ہوں۔ دُنیا اور اسکی چیزوں کے متعلق ایک شاعر نے کہا ہے ؎

ایں ہمہ در کشتنت آہنگ ۔۔۔ گاہ بصلح کشتد و گاہ بجنگ"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ امان ۱۳۵۲ھش

آفتابِ ہدایت کے دائرۂ انوار کی وسعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اقلیم روحانی کے نیّرِ اعظم ہیں اور اسی طرح قرآن مجید انوارِ الٰہیّہ کا ایک بحرِ بیکراں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ پر نازل ہونے والی ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور اکمل کتاب کی پیروی اور اتباع کئے اور ان سے نور حاصل کئے بغیر کوئی انسان بھی خدائی انوار سے حصہ نہیں لے سکتا۔ جو دل ان سے اکتسابِ نور نہیں کرتا اُسکی تاریکی کبھی دُور نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے اِس تاریک زمانہ میں بنی نوعِ انسان کو اِس حقیقت سے آگاہ کرنے اور انہیں اس یقین سے مالامال کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزندِ جلیل کو جس کے وجود کا ہر ذرّہ ان نوروں کی کامل پیروی کے نتیجہ میں مہتاب کی طرح چمک اٹھا تھا مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تا وُہ رُوئے زمین پر بسنے والے کُل انسانوں کی انوارِ رُوحانیہ کے نیّرِ اعظم اور انوارِ سماویہ کے بحرِ بیکراں کی طرف رہنمائی کرے اور ان میں بھی حسبِ استعداد ان سے اکتسابِ نور کی اہلیت پیدا کر دکھائے تا وُہ بھی تاریکی سے نکل کر روشنی میں آسکیں۔

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جنہیں اللہ تعالےٰ نے انتہائی تاریکی کے موجودہ دَور میں کامل اتباعِ نبویؐ اور کامل اتباعِ قرآن کی برکت سے مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا رُوحانیت کے نیّرِ اعظم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور انوارِ الٰہیّہ کے بحرِ بیکراں یعنی قرآن مجید کی طرف بنی نوعِ انسان کی رہنمائی کرنے کا فریضہ اِس شان سے ادا فرمایا کہ ہزاروں ہی نہیں لاکھوں دل ان سے اکتسابِ نور کے باعث چمک اُٹھے۔ آپؑ نے اوّلاً تو اپنے آنے کی غرض ہی یہ بیان فرمائی کہ تا آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے آفتابِ ہدایت ہونے اور قرآنِ مجید کے انوارِ الٰہیّہ کے بحرِ بیکراں ہونے کا ثبوت دیں چنانچہ آپؑ نے غرضِ بعثت کے اِس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خُدا نے چاہا ہے کہ اُس کے کلام قرآنِ شریف کی زبردست طاقت اور اُس کے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی قوّت اور اعلیٰ مرتبت کا مَیں ثبوت دُوں اور اُس نے محض اپنے فضل سے نہ میرے کسی ہُنر سے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ مَیں اُس کے عظیم الشان نبیؐ اور اُس کی قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں اور اُس سے محبّت رکھتا ہوں۔ اور وُہ خدا کا کلام جس کا نام قرآن شریف ہے جو ربّانی طاقتوں کا مظہر ہے اس پہ ایمان لاتا ہوں۔"

(چشمۂ معرفت (خاتمہ) صفحہ ۴)

اپنی بعثت کی اِس غرض کو پُورا کرنے کے لئے ایک تو آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" ہونے کی حیثیت میں حضورؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام اور "نُوْرٌ مُّبِیْن" ہونے کی حیثیت میں قرآنِ مجید کی عظمت و جلالتِ شان کو بڑی تفصیل کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کیا، دوسرے آپؑ نے ان نوروں سے خود منوّر ہونے کے باعث اپنی خداداد قوّتِ قدسیہ کی مدد سے لاکھوں انسانوں کو "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" اور "نُوْرٌ مُّبِیْن" سے اکتسابِ نور کے قابل بنا کر ان کے قلوب و اذہان کو منوّر کر دکھایا، تیسرے آپؑ نے ان فیضیافتہ انسانوں کے ذریعہ آئندہ کیا اہلِ کتاب اور کیا تمام دیگر بنی نوعِ انسان سب کو ہی اُن نوروں سے منوّر کرنے کے ایک وسیع نظام کی بنیاد ڈال کر مشرق و مغرب کو اپنے ربّ کے نور سے بقعۂ نور بنانے کی راہ ہموار کر دکھائی۔ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" ہونے کی حیثیت میں حضورؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام کی وضاحت کا تعلق تھا اِس ضمن میں آپؑ نے اپنی ایک کتاب میں رقم فرمایا:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا، غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا، صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ۔ ۔ ۔ یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد و مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی، صادق مصدوق محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

پھر اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جس طرح اس کائنات ارضی میں روشنی اور اُجالے کا وسیلہ آفتابِ عالم تاب ہے ورنہ اُس کے بغیر ۔ ۔ ایسی ہی تاریکی ہے۔ اسی طرح دنیا میں قلوبِ انسانی پر انوارِ الٰہیّہ کے منعکس ہونے اور انہیں منوّر کرنے کا وسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جو بھی اپنی شومئ قسمت سے اپنے قلب کو اِس انعکاس سے محروم رکھتا ہے اس کیلئے ہر چہار طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے وہ کسی اَور ذریعہ سے یہ نُور حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ آپ فرماتے ہیں اور کس پُر اثر اور دِل موہ لینے والے انداز میں فرماتے ہیں:۔

"وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وُہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اِسلئے خدا نے جو اسکے دل کے راز کا واقف تھا اسکو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُسکی زندگی میں اُسکو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُسکے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُسکو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اسکے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محرومِ ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے، ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اِس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے۔ اِس آفتابِ ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسوقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

پھر آپؑ نے آفتابِ ہدایت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطورِ خاص "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" قرار دئے جانے کی حکمت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپؐ کا نام چراغ رکھنے میں۔ ۔ ۔ ۔ ایک باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا چاند سورج میں یہ بات نہیں۔ اِس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپؐ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہوگا۔" (الحکم ۱۴ر جولائی ۱۹۰۸ء)

پھر آپؑ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" قرار دئے جانے کی اِس حکمت کیوجہ سے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات کا دائرہ ابدالآباد تک وسیع اور ممتد قرار پایا یعنی یہ کہ ابدالآباد تک نفوسِ صافیہ حضورؐ سے اکتسابِ نور کر کے حضورؐ ہی کی ماتحتی اور غلامی میں مراتبِ عالیہ حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ اِس کے ثبوت میں آپؑ نے خود اپنے وجود کو پیش کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"آپؐ کے انوار و برکات کا دائرہ اِس قدر وسیع ہے کہ ابدالآباد تک اس کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے۔ اِس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالےٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے وہ آپؐ ہی کی اطاعت اور آپؐ ہی کے اتباع سے ملتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضاء کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور اُن انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیۂ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالےٰ کے کلام سے ملتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور اس دعوےٰ کی عملی اور زندہ دلیل مَیں ہوں۔"

(الحکم ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی قانونِ وراثت کی فضیلت

محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

یہ مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۴ فروری ۷۳ء میں پڑھا گیا۔

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کی تعلیم فطرت کے ہر تقاضے کو بااحسن طریق پورا کرتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تعلیم ذات باری تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ یہ تعلیم نہایت مستقیم، قوی، قابلِ عمل اور قانونِ فطرت کی عکسی تصویر ہے۔ جس طرح عکس اپنے اصل کے ساتھ ہر جہت ہر لحاظ سے مطابقت رکھتا ہے۔ بعینہٖ اسلامی تعلیم، انسانی فطرتِ صحیحہ کے ساتھ پوری پوری مطابقت رکھتی ہے۔ یہ تعلیم ہمہ گیر تعلیم ہے۔ انسانی فطرت کا کوئی ایسا تقاضا یا کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے بارہ میں اسلام نے تعلیم نہ دی ہو۔ اسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسانی فطرت کا پورا پورا نقش قرآن ہے"
(البلاغ ص۱۱)

دوسرے مذاہب نہ ہی اس کا دعوےٰ کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی تعلیم انسانی فطرت کے تمام تقاضے بااحسن وجوہ پورے کر سکتی ہے یہ دعوےٰ صرف اسلام ہی کا ہے اور وہ اپنے اس دعوے کو براہین قاطعہ سے ثابت بھی کرتا ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایسے عظیم الشان علوم رکھدئے ہیں جن سے ہر طالب حق رہتی دنیا تک اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیتا رہے گا۔ اس کا اعلان سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے اس طرح فرمایا:-

"قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس کا ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اسکے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے"
(تقریر ۲۷ دسمبر ۱۸۹۷ء)

اسلام نے بنی نوع انسان کو ایسی اعلیٰ روحانی تعلیم دی جو کہ دوسرے مذاہب میں موجود نہیں۔ بہترین تمدنی، معاشرتی اور اخلاقی نظام دیا ایسا بہترین اقتصادی نظام دیا جو کسی اور کو نہ ملا۔ اقتصادی نظام کا ایک اہم حصہ وراثتی نظام بھی ہے دوسرے مذاہب اس نظام کے بارے میں عموماً خاموش ہیں۔ مرنے کے بعد انسان جو مال چھوڑ جاتا ہے اسے کیا کیا جائے؟ اسلام نے اس سوال کا ایسا جواب دیا ہے جس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں ملتی اللہ تعالیٰ نے ایسے قانون مقرر فرما دئے ہیں جن سے ورثاء کے درمیان ترکہ کی تقسیم نہایت منصفانہ طریق پر عمل میں آتی رہتی ہے اور ہر حقدار کو اس کا حصہ ملتا رہتا ہے کبھی بھی حق تلفی نہیں ہوتی اور کسی طور پر بھی بے انصافی اور ظلم راہ نہیں پا سکتے اسلامی قانون اقتصاد کی یہ بنیادی خوبی ہے کہ ایک طرف تو یہ انسان کو اس کی محنت، کاوش، اور دماغ سوزی کے جائز ثمرات سے محروم نہیں کرتا جس طرح اشتراکیت کرتی ہے دوسری طرف ایسے منصفانہ اصولوں پر پیداوار اور ذرائع پیداوار کو تقسیم کر دیتا ہے کہ پیداوار اور ذرائع پیداوار چند ہاتھوں میں جمع نہ ہونے پائیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کرتا ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو کر رہ جاتی ہے یہ چند دولتمند انسان باقی انسانوں کو ترقی سے محروم کر دیتے ہیں۔ اسلام کے بے نظیر اقتصادی نظام کے فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جو اقتصادی نظام اسلام دنیا کے سامنے رکھ رہا ہے دنیا کا کوئی اقتصادی نظام نفع رسانی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ... حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے ببانگ دہل یہ اعلان کیا ہے کہ جو نظام قرآن کریم کو نازل کرنے والے خدا کی طرف سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دنیا کی طرف آیا ہے وہی انسان کے لئے اقتصادیات کا بہترین نظام ہے اور وہ تمام انسانوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے کسی کی حق تلفی نہیں ہونے دیتا"
(الفضل ۷ جولائی ۱۹۶۹ء)

اسلامی قانونِ وراثت کے نتیجہ میں ہر جائداد خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی منصفانہ طریق پر تقسیم ہوتی چلی جاتی ہے ایک فرد یا خاندان دوسرے افراد یا خاندانوں کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتا اور یہ ممکن ہی نہیں رہتا کہ کوئی طبقہ زیادہ دیر تک بغیر محنت کئے باپ/دادا کی پیدا کردہ جائداد پر داد عیش دیتا رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تقریر نظام نو میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اگر غور کیا جائے تو تمدن میں خرابی واقعہ ہونے کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ جائدادیں تقسیم نہیں ہوتیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چند لوگوں کے قبضہ میں رہتی ہیں اور غرباء کو جائدادیں پیدا کرنے کا موقعہ نہیں ملتا اسلام نے اس نقص کو دور کرنے کے لئے ورثہ کے تقسیم کئے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسلامی احکام کے مطابق مرنے والے کی جائداد اس کے ورثاء میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اور ماں کو، باپ کو، بیٹیوں کو، بیوی کو غرض ہر ایک حقدار کو اس کا مقررہ حق مل جاتا ہے اور کسی شخص کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اس تقسیم کو اپنی مرضی سے بدل دے بلکہ قرآن کریم یہ ہدایت دیتا ہے کہ اگر تم اس رنگ میں جائداد کو تقسیم نہیں کرو گے تو گنہگار ٹھہرو گے۔ اس کے مقابلہ میں جو دوسرے مذاہب ہیں ان میں سے کسی میں صرف پہلے بیٹے کو وارث قرار دیا گیا ہے اور کسی میں کسی اور کو"
(نظام نو ص۸۰)

اسلام کے وراثتی اصولوں کی بنیاد اس بات پر ہے کہ چونکہ رشتہ داریاں خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ہیں اس لئے حقوقِ وراثت بھی اسی کی طرف سے ہوں۔ وہی جانتا ہے کہ کون حقدار ہے اور کتنے حصہ کا حقدار ہے فرمایا:-

آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا۔ (النساء: ۱۲)

ترجمہ:- تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ (دادوں) اور تمہارے بیٹوں میں سے کون از روئے نفع زیادہ نفع رساں ہے (یہ) اللہ کی طرف سے فرض مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ یقیناً جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

نیز یہ کہ کس کا حصہ حسابی لحاظ سے مقرر کرنا چاہیئے اور کس کا حصہ حسابی لحاظ سے معین نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ مختلف حالات میں ان کی مختلف تعداد کے لحاظ سے ان کی ضرورتیں بدلتی رہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے وصیت کا بھی جو کہ جائداد کے ۱/۳ حصہ تک کی جا سکتی ہے تاکیدی حکم فرمایا ہے تاکہ خاندانی یتیم، نوکر، مساکین اور غرباء کو بھی ان کے حقوق ملتے رہیں اور یہ لوگ معاشرہ میں بہتر مقام حاصل کر سکیں۔

اسلامی نظامِ وراثت قرآن پاک کا ایک علمی اور حسابی معجزہ ہے ہم جانتے ہیں کہ ورثے کے مسائل اور صورتیں چند ایک نہیں بلکہ ایک لحاظ سے لاتعداد ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے مذاہب کا کوئی بھی قانون ایسا نہیں جو وراثت کی تمام ممکنہ صورتوں پر منطبق ہوتا ہو اور دنیا کے تمام مسائل کا حل اس میں پایا جاتا ہو۔

یقینی بات ہے کہ ایسا قانون صرف علام الغیوب کی طرف سے ہی دیا جا سکتا ہے قرآن کریم نے اس کا دعویٰ بھی کیا ہے کہ اگر دنیا کے سارے علماء ۔ فلاسفر، حکیم اور حساب دان وغیرہ مل جائیں ۔ تو قرآن کریم کی سورتوں میں سے کسی ایک سورت اور اس کی تعلیمات میں سے کسی ایک تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتے فرماتا ہے ۔

أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ
بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَلْيَأْتُوا
بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ إِنْ كَانُوا
صَادِقِينَ ۝

(سورۃ الطور ۳۴-۳۵)

یا وہ یہ کہتے کہ اس نے اپنے پاس سے بات بنا لی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نزول وحی پر ایمان ہی نہیں لاتے اگر وہ سچے ہیں تو اسی قسم کا کوئی اور کلام لے آئیں تاکہ دنیا فیصلہ کر لے کہ دونوں کلام برابر ہیں ۔ (تفسیر صغیر)

نیز اسلام کا بنی نوع انسان پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے انہیں ایسا قانون وراثت عطا فرمایا جس کے ذریعہ ان کے ہر قسم کے مسائل مشکلات اور ضرورتیں بأحسن طریق حل اور پوری ہو جاتی ہیں اور جو یہ ثابت کرتا ہے کہ قرآن پاک ہی تمام دنیا کے لئے کامل ہدایت اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی خاطر ہمیشہ کے لئے رحمت ہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مخالفین اسلام نے قرآن پاک پر یہ اعتراض بھی کیا کہ الہامی کتاب کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ والدین اور اولاد کے سب حقوق انصاف سے اس میں درج ہوں حضور اس کا جواب دیتے ہوئے چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۵ پر فرماتے ہیں:۔

"سبحان اللہ ان لوگوں کی حالت تعصب کی وجہ سے کہاں تک پہنچ گئی ہے۔ محض اس غرض سے الہامی کتاب کی نشانیاں اپنی طرف سے تراشتے ہیں کہ تا قرآن شریف پر کوئی زد پیدا ہو جائے مگر خدا کے کلام پر کیونکر زد پیدا ہو۔ اس لئے ان کی وہ زد الٹ کر ان ہی پر پڑتی ہے ۔ قرآن شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا
بہ شیئا وبالوالدین
احسانا وبذی القربی
والیتامی والمساکین
والجار ذی القربی والجار
الجنب والصاحب بالجنب
وابن السبیل وما ملکت
ایمانکم ان اللہ لا یحب
من کان مختالا فخورا

(النساء ۳۷)

تم خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں ۔ (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ (مگر افسوس کہ آریہ بجز عوض معاوضہ کے کسی پر رحم نہیں کر سکتا کیونکہ یہ صفت ان کے پرمیشر میں بھی موجود نہیں کیونکہ وہ بھی صرف اعمال کی جزا دے سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں اور اسی وجہ سے مکتی محدود ہے نہ دائمی"

انسان سوچتا ہے کہ انسانی تمدن کی ابتداء سے ہی کچھ نہ کچھ اصول اور طریقے ایسے ہوں گے جن کے ذریعہ ترکہ تقسیم کیا جاتا ہو گا۔ اس غرض کے لئے جب ہم اوراق تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں وراثت کے بارے میں تورات میں یہ تعلیم نظر آتی ہے ۔

"بنی اسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اس کی میراث اس کی بیٹی کو دینا اگر اس کی کوئی بیٹی بھی نہ ہو تو اس کے بھائیوں کو اس کی میراث دینا اگر اس کے بھائی بھی نہ ہوں تو تم اس کی میراث اس کے باپ کے بھائیوں کو دینا اور اگر اس کے باپ کا بھائی بھی نہ ہو تو جو شخص اس کے گھرانے میں اس کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو اسے اس کی میراث دینا وہ اس کا وارث ہو گا ۔ اور یہ حکم بنی اسرائیل کے لئے جیسا خداوند نے موسیٰ کو فرمایا واجبی فرض ہو گا ۔" (گنتی ۲۷: ۸-۱۱)

اس تعلیم سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہوتے ہیں ۔

۱۔ یہ تعلیم صرف مخصوص اور وقتی اور مخصوص القوم ہے

۲۔ بیٹوں کی موجودگی میں بیٹی کو جائیداد کا حصہ نہیں ملتا

۳۔ بھائیوں کی موجودگی میں ہمشیرگان کو بھی حصہ نہیں ملتا۔

۴۔ والدین کا کسی صورت میں بھی کوئی حصہ مقرر نہیں کیا وارث ہے اور والدین ۔

۵۔ ایک سے زائد بیٹے اگر موجود ہوں تو جائیداد کس طرح تقسیم ہونی چاہیئے اس کے بارہ میں بھی کوئی ہدایت موجود نہیں۔

۶۔ خاوند کی جائیداد میں بیوی کا اور بیوی کی

جب بھی
زیادہ منافع کی بات چلتی ہے

پوسٹ آفس سیونگ بینک کا ذکر
ضرور آتا ہے

۶½ فیصد
عام سیونگ اکاؤنٹ پر

۸ فیصد
فکسڈ ڈیپازٹ پر

سب بینکوں سے زیادہ

عام سیونگ اکاؤنٹ :

بغیر چیک کے	۶½ فیصد
چیک کے ساتھ (جہاں جاری ہیں)	۶ فیصد
فکسڈ ڈیپازٹ (میعادی حساب)	۸ فیصد

تمام منافع انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے

اپنے قریبی نیشنل سیونگز آفس یا ڈاکخانہ سے رجوع کیجئے

بچت کیجئے

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ : سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز ۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائداد میں (اگر کوئی ہو) خاوند کے حصہ کے بارہ میں کوئی تعلیم موجود نہیں۔

۷۔ یتامی (خواہ وہ خاندان کے ہوں یا قوم کے) کے بارے میں کوئی ہدایت موجود نہیں۔

۸۔ غرباء اور مساکین کے حقوق کے بارے میں کوئی تعلیم نہیں۔

۹۔ عورتیں جائداد میں حصہ دار نہیں ہوتیں بیٹی کے وہ بھی اس وقت جب کہ مرنے والے کے کوئی بیٹا نہ ہو۔ یعنی عام طور پر دوسری عورتوں کی طرح بیٹیاں بھی جائداد سے محروم رہتی ہیں۔

گویا اس تعلیم میں حقوق والدین کو مکمل حد پر نظر انداز کیا گیا ہے اور اولاد کے حقوق کے بارے میں بھی یہ تعلیم نامکمل (ادھوری) غیر مساوی اور غیر منصفانہ ہے۔ اس لئے یہ تعلیم معاشرہ میں اقتصادی توازن برقرار رکھنے سے قاصر ہے بلکہ کئی قسم کی معاشرتی اور اقتصادی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ کیونکہ جب مال کی تقسیم حقوق اور درجہ کے مطابق نہیں ہوگی تو خاندان میں بغض اور کینہ اور دشمنی کے جراثیم جنم لیں گے۔ جو کہ سارے معاشرہ کے سکون اور چین کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

(باقی)

ایک اہم تربیتی جلسہ

مورخہ ۹ فروری بروز جمعہ مسجد احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں ایک اہم تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ بعض اور جماعتوں کے دوستوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محترم چوہدری محمد حیات صاحب مانگٹ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بڑے مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں آپ نے حضور کی بعض ایسی پیشگوئیوں کا بھی ذکر فرمایا جو اب تک پوری ہو چکی ہیں۔ اپنے خطاب کے دوران آپ نے جماعت کی موجودہ نسل کو اس کی اہم ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے حالات اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ کی قربانیوں کی مثالیں دے کر اسے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ)

بزم حسن بیان و بزم انصار سلطان القلم

شعبہ تعلیم مرکزیہ کی طرف سے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ایک سرکلر لیٹر بزم حسن بیان اور بزم انصار سلطان القلم کے قیام اور ان شعبہ جات میں اپنی مساعی تیز کرنے کے لئے ارسال کیا جا چکا ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے کہ اپنی کارروائی سے مجلس مرکزیہ کو جلد مطلع فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم)

دعائے مغفرت

برادرم عزیز میاں عبد الرشید صاحب مرحوم کی بیوہ اور عزیزان ڈاکٹر عبد السمیع ڈاکٹر عبد الشکور اور ڈاکٹر عبد الغفور کی والدہ اور عزیز عبد العزیز ڈین آف لندن کی خوشدامن مورخہ ۳ مارچ کو میو ہسپتال میں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے اچانک بیمار ہو گئیں اور بعد ازاں بے ہوش ہو گئیں اور ۵ مارچ کو اڑھائی بجے صبح اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت مخلص، دیندار، اور پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بے پناہ والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ لاہور سے اسی روز ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عشاء بہشتی دفن کیا گیا۔

مرحومہ نے اپنی یادگار تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں فضل دین ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ہر سہ ماہی کے اختتام پر سو فیصدی بجٹ پورا کرنے والی مجالس کے نام دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کئے جایا کریں گے۔ چنانچہ پہلی سہ ماہی قریب الاختتام ہے خدا کرے اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ مجالس اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر کے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں اور توجہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

جن قائدین مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ تشخیص کر کے مرکز کو ارسال نہیں کئے ان سے درخواست ہے کہ وہ اس اہم کام کی طرف فوری توجہ دیں اور اس ماہ کے اندر اندر اپنا بجٹ تشخیص کر کے مرکز کو ارسال کر دیں۔ اس کام میں اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

گزشتہ سالانہ امتحانات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ "ستارہ۔ ہلال۔ قمر۔ بدر" ۱۹۷۲ء میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے نام درج ذیل ہیں

ستارہ: اول: سید حامد ارشد سیالکوٹ — دوم: سرفراز محمود۔ سیالکوٹ
سوم: محمد نصر اللہ ضیاء۔ شاہدرہ۔

ہلال: اول: انس رشید دار الرحمت غربی۔ — دوم: مرزا مظفر احمد چک ۳۳ جنوبی سرگودھا
سوم: فضل احمد ناصر مغلپورہ لاہور اور خلیل احمد گوجرانوالہ۔

قمر: اول: ہاشم قمر دار الصدر جنوبی۔ — دوم: مبارک احمد پیر کوٹ ثانی
سوم: انس احمد چک ۱۶۶ مراد۔

بدر: اول: طلعت محمود سیالکوٹ۔ — دوم: اکرام اللہ دار الیمن شرقی
سوم: نعیم احمد عمران۔ ڈرگ روڈ کراچی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عزیز بچوں کو اور زیادہ سے زیادہ نمایاں کامیابیوں سے نوازے اور خادم دین و خادم سلسلہ بنائے۔ آمین۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ اپنے ہاں مسجد کی نئی عمارت تعمیر کروا رہی ہے تمام احمدی بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور برکت کا موجب ہو۔ (محمد حلیم سیکرٹری مال گھنوکے ججہ)

۲۔ میرے والد شیخ محمد حسین صاحب آف چنیوٹ کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے بینائی کی بحالی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شریف احمد ملیر چھاؤنی)

ہو الشافی

پیٹ کے جملہ امراض خصوصاً ہاضمہ کی خرابی، ہوا، اپھارہ، گیس، کھٹی ڈکار اور دائمی قبض کے لئے نہایت مفید ہیں۔

قیمت ۱۰۰ ٹکیہ ۲/۸۰ روپیہ — **نمک نور رجسٹرڈ** — ۵۰ ٹکیاں قیمت ۱/۴۰ روپے

کراچی۔ سکھر۔ لاہور۔ ربوہ
گوجرانوالہ۔ بھیل پور

سٹاکسٹ: ربوہ میں: ناصر ویل میڈیکل سٹور ربوہ، افضل برادرز گولبازار ربوہ، جالندھر میڈیکل سٹور شاہ عالم مارکیٹ نیلا گنبد لاہور، شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار گوجرانوالہ اور معاون ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ۔ ڈاکٹر مرزا احمد رؤف صاحب بھیل پور۔

ایجنٹ حضرات کی ہر جگہ ضرورت ہے دوائی فروخت کرنے پر کمیشن معقول دیا جاتا ہے ربوہ سے دوائی منگوانے کا پتہ:

مینیجر شاہ نور فارمیسی نوشہرہ ورکاں

دانت نکلوا دیجئے

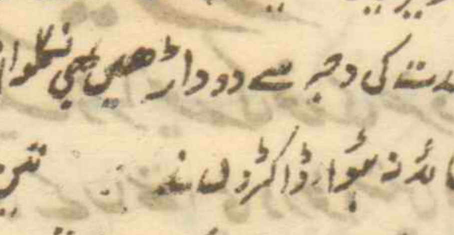

جناب شیخ احسان کریم صاحب شیل سپرنٹنڈنٹ کیمیکل انڈسٹری لائلپور
مجھے پائیوریا اور کیریز کی تکلیف تھی کسی دوا سے آرام نہ آیا۔ پائیوریا کی شدت کی وجہ سے دو داڑھیں بھی نکلوانی پڑیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے تین اور داڑھیں نکلوانے کا مشورہ دیا۔ لیکن خوش قسمتی سے اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ میرے دانت تندرست اور صحت مند ہو گئے ہیں۔

قیمت فی کورس ۱۰/- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنظیم موصیات اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصیوں کے ساتھ موصیات کی تنظیم کا بھی ارشاد فرمایا تھا اور یہ بھی کہ ہر موصیہ کا فرض ہے کہ وہ کم از کم دو خواتین یا بچوں کو قرآن کریم پڑھائے اور اس کی رپورٹ اپنی نائبہ صدر موصیات کے ذریعہ سے بھجوائے

ابھی تک موصیات کی تنظیم نہ ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں قائم ہوئی ہے نہ ہر جگہ سے اس کی رپورٹ آرہی ہے۔ تمام لجنات کو اس سلسلہ میں کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں بھی لجنہ کا قیام ہو چکا ہے وہاں نائب صدر موصیات کا انتخاب ہو اور وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ موصیات قرآن کریم پڑھانے کا کام کر رہی ہیں یا نہیں۔ رپورٹ باقاعدہ لجنہ کی رپورٹ کے ساتھ ہی بھجوائیں۔ یہ رپورٹ ہر ماہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے

قیادت ایثار اور مجالس انصار اللہ

اراکین مجلس انصار اللہ کے لئے قیادت ایثار کے ماتحت ایک لائحہ عمل صدر محترم نے منظور فرمایا ہے۔ یہ لائحہ عمل ایسا ہے کہ ہر رکن نہ جانتے ہوئے بھی اس پر عمل کرتا ہے صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ زعماء اعلیٰ اپنے منتظم ایثار کے تعاون سے ان کی مجلس کے اراکین کے جذبہ ایثار سے کئے گئے کاموں کو اکٹھا کر کے اپنی رپورٹوں میں درج کر دیں۔ قیادت ایثار کے لائحہ عمل کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ بے کاروں کو کام دلانے میں مدد کرنا۔ ۲۔ مریضوں کی عیادت کرنا
۳۔ اس بات کا اہتمام کرنا کہ کوئی رکن بوجہ غربت رات بھوکا بسر نہ کرے۔
۴۔ اپنے جسم اور گھر کی صفائی کے علاوہ اپنے ماحول کو بھی صاف رکھنا
۵۔ وقار عمل کا اجتماعی اہتمام کرنا۔
۶۔ شجر کاری کرنا اور پھر ان اشجار کی حفاظت کرنا
۷۔ بیماروں۔ بیواؤں اور یتامیٰ نیز مستحقین کی دوائیوں نقدی اور اجناس سے مدد کرنا۔

گزشتہ ماہ فروری میں شجرکاری کا پروگرام مجالس انصار اللہ کے لئے تجویز کیا گیا تھا جس کے لئے الفضل میں اعلان کے علاوہ سرکلر کے ذریعہ بھی اطلاع بھجوائی گئی تھی جس پر عمل کرتے ہوئے مجالس نے بے شمار اشجار لگائے ہوں گے۔ ہر مجلس کی طرف سے اپنی ماہوار رپورٹوں میں اندراج ہونا چاہیئے کہ ان کی مجلس نے کس قدر اشجار لگائے ہیں۔ بہتر ہو کہ ماہوار رپورٹ کے علاوہ ہر مجلس صدر محترم کی خدمت میں پوسٹ کارڈ کے ذریعہ بھی اطلاع جلد از جلد بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اراکین مجالس انصار اللہ کو مجسم ایثار بنا دے اور وہ نافع الناس ہوں۔ آمین۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مرکزی بزم حسن بیان کا تیسرا اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مرکزی بزم حسن بیان کا تیسرا اجلاس مورخہ ۱۸ مارچ بروز اتوار شام ۴½ بجے ایوان محمود کے لان میں منعقد ہوگا جس میں محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب ایک ایمان افروز مقالہ بعنوان پیکر صدق و صفا حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین رضی اللہ عنہ پر پڑھیں گے۔ احباب سے بکثرت شمولیت کی درخواست ہے۔ (مہتمم تعلیم)

ضرورت ڈرائیور

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مائیکرو بس کے لئے ایک ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند دوست امیر / صدر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں فوری طور پر دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

رہائش کا انتظام دفتر کی طرف سے ہوگا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری درخواست

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے احباب جماعت اور فضل عمر ہسپتال کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ احباب کی طرف سے آمدہ صدقات کی رقوم سے نادار اور غریب مریضوں کا علاج گزشتہ ۱۳ سال سے ہو رہا ہے۔ اب کچھ عرصہ سے اس مد میں رقوم کم آرہی ہیں اور امسال بیماریاں بھی غیر معمولی طور پر زیادہ آتی رہیں اس لئے اخراجات بھی لازماً زیادہ ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو کار خیر شروع کیا تھا وہ کہیں رقوم کی کمی کی وجہ سے بند نہ کرنا پڑے۔ لہذا احباب اس طرف زیادہ توجہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ رقوم صدقات برائے علاج نادار و غریب مریضان بھجواتے رہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام خاکسار
ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بہاولپور ۱۴ مارچ۔ وزیر تعلیم پنجاب ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا ہے کہ حکومت ہر طرح کی تعلیم کا معیار بلند کرنے کے لئے تمام تعلیمی سہولتیں مہیا کرے گی۔

انہوں نے بتایا کہ حکومت نے صوبے میں بنیادی تعلیم کے لئے تین ہزار پرائمری سکول کھولے ہیں۔ تعلیم ملک کے ہر شہری کا حق ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب تعلیم مفت ہو جائے۔ اس منزل تک پہنچنے کے لئے مڈل تک تعلیم مفت کر دی گئی ہے آئندہ سال میٹرک تک تعلیم مفت کر دی جائے گی

اسلام آباد ۱۴ مارچ۔ قومی اسمبلی نے اپنے دو اجلاسوں میں آئینی بل کی مزید چار دفعات ۲، ۳، ۴ اور ۵ بھاری اکثریت سے منظور کر لیں۔ ان دفعات کے متعلق حزب مخالف کی پیش کی ہوئی تمام تحریکیں مسترد کر دیں۔ اسمبلی میں منظور کی جانے والی دفعہ ۵ کے مطابق ہر ایسے شخص کو جو طاقت استعمال کر کے یا کسی دوسرے غیر آئینی طریقے سے آئین کو منسوخ یا معطل کرنے کی کوشش یا سازش کرے گا یا اس قسم کی سازش میں شریک ہوگا اسے ملک سے سنگین غداری کا مجرم قرار دیا جائے گا۔ اور آئین کی اس دفعہ کے تحت بغاوت کا مجرم قرار پانے والے شخص کے لئے سزا قومی اسمبلی قانون کے ذریعے منظور کرے گی۔

ماسکو ۱۴ مارچ۔ روس کے وزیر اعظم کوسیگن اگلے ہفتے ایران کا دورہ کریں گے

روسی وزیر اعظم کوسیگن کو دورے کی دعوت حکومت ایران نے سرکاری طور پر دی ہے۔ کوسیگن ایران کے دورے کے دوران اصفہان میں فولاد کے کارخانے "اصفہان سٹیل ورکس" کا افتتاح بھی کریں گے۔

کراچی ۱۴ مارچ۔ امریکہ کا خیال ہے کہ روس اور بھارت کے اگست ۷۱ء کے معاہدہ سے جنوبی ایشیا میں قوت کے توازن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تاہم پاکستان کو کوئی نیا خطرہ پیدا ہوا تو امریکہ اسے امن کے منافی سمجھے گا۔ نائب امریکی وزیر خارجہ برائے مشرق بعید اور جنوبی ایشیا جان سسکو نے امریکی کانگریس کی امور خارجہ کی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے امریکی پالیسی کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنوبی ایشیا میں بڑی قوتوں کے مقابلہ میں توازن کے لئے اپنی سرگرمیاں برقرار رکھیں گے۔ اور یہی ہمارا سب سے اہم مقصد ہے۔

چھائیاں
داغ دھبے کیل مہاسے غائب
کر کے چہرے کو کندن کی طرح صاف کرنے کے لئے "فیسلین" مجرب ہے۔ کھانے اور لگانے کی دو ماہ کی دوا مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید
قیمت ۹/- ڈاک سے ۱۰/۵۰ رحمت بازار
شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال ربوہ